بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

ڈیڑھ آنہ

جلد ۱ | ۳ صلح ۱۳۲۷ ہش | ۲۱ صفر ۱۳۶۶ھ | ۳ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۹۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۲ جنوری ۱۹۴۸ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمدللہ۔

مغربی پنجاب میں بجلی کی مزید سپلائی کے متعلق گفت وشنید ناکام ہو گئی

ضلع شیخوپورہ میں قحط کا سخت اندیشہ

قلات میں نئی کانوں کی دریافت

آسام میں نیا محاذ کھولنے کی خبر سراسر بے بنیاد ہے

کراچی ۲ جنوری۔ حکومت پاکستان کے محکمہ دفاع کی طرف سے ایک بیان میں اس قسم کی افواہوں کی پُر زور تردید کی گئی ہے۔ کہ پاکستان کے باشندے آسام کی سرحد پر گوریلا کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ آجکل ہندوستان کا پریس اس قسم کی غلط افواہوں کو بہت ہوا دے رہا ہے۔ اسی طرح یہ افواہ بھی سراسر غلط ہے کہ پاکستان کی حکومت مشرقی بنگال کے صوبہ اعظم پر زور دے رہی ہے کہ وہ لوگوں کے آسام میں داخلہ کے لئے آسانیاں مہیا کرے۔ تا مشرق میں ایک نیا محاذ کھل جائے۔ اور انڈین یونین کی توجہ کشمیر کے محاذ کی بجائے اس نئے محاذ کی طرف پھر سکے۔ (اے پی)

نئی دہلی ۲ جنوری۔ آج پریس کانفرنس کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اس خبر کی بڑے زور سے تردید کی ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن مستعفی ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس کو حماقت قرار دیتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ لوگ خواہ مخواہ افواہیں پھیلا دیتے ہیں۔ (اے پی)

فلسطین میں روس کیوں اتنی گہری دلچسپی لے رہا ہے؟

لنڈن ۲ جنوری۔ ویسٹرن میل کا نامہ نگار لنڈن سے رقمطراز ہے کہ اب یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ فلسطین میں روس کے ارادے گہری سازش کا نتیجہ ہیں۔ آگے چلکر اس نامہ نگار نے بتایا کہ چند ماہ کے بعد کئی اہم ترین مسائل سامنے آنے والے ہیں۔ روس درہ دانیال میں سے راستہ لے کر اپنی بحری طاقت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے تقسیم فلسطین اور تیل کے کنوؤں کا بھی مطالعہ کر رہا ہے۔ گلوب

برطانوی کیبنٹ کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر غور کیا جائیگا

لنڈن ۲ جنوری۔ برطانوی کیبنٹ کے اجلاس اگلے ہفتے منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں ہندوستان نے کشمیر کے مسئلہ میں متحدہ اقوام کی انجمن کو جو اپیل کی ہے۔ پر غور کیا جائے گا۔ گلوب کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ کیبنٹ کے روبرو تمام خط وکتابت جو کشمیر کے متعلق ہندوستان اور برطانیہ کے مابین ہوئی ہے رکھی جائیگی۔ چونکہ ہندوستان نے حفاظتی کونسل میں یہ مسئلہ پیش کیا ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ برطانوی نمائندے کو سب حالات سے آگاہ کیا جائے۔ تاکہ جب یہ مسئلہ کونسل میں پیش ہو۔ تو وہ برطانوی نقطۂ نگاہ پیش کر سکے۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ جلد از جلد حفاظتی کونسل میں پیش ہونا چاہیئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سر ظفر اللہ یہ اہم کام کونسل میں سرانجام دیں گے۔

برطانیہ میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ چونکہ کشمیر کا مسئلہ اب حفاظتی کونسل میں پیش ہوگا۔ اس لئے پاکستان اور ہندوستان کو کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو بعد ازاں ان کے خلاف جائے۔ ایسی کارروائی سے مسئلہ کے حل میں رکاوٹ پیدا ہو جائیگی۔ (گلوب)

بجلی کی مزید سپلائی کے بارے میں نیا معاہدہ نہیں ہو سکا

لاہور ۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بجلی کی سپلائی کے بارہ میں مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان جو گفت وشنید ہو رہی تھی۔ وہ ناکام رہی ہے۔ معاہدہ کی رو سے گذشتہ ٹھیک ۳۱ دسمبر ۱۹۴۷ء کو ختم ہوتا تھا۔ تاہم مشرقی پنجاب کی طرف سے بجلی کی سپلائی ابھی تک بند نہیں کی گئی۔

مغربی پنجاب کی حکومت نے بیرونی ممالک سے بجلی بنانے والی مشینری منگوانے کے لئے اپنے نمائندے بھیجے ہوئے ہیں۔ (اورینٹ پریس)

سر محمد ظفر اللہ خان رنگون روانہ ہو گئے

کراچی ۲ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان برمی ہائی کمشنر پاکستان اور اپنے سٹاف کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔ آپ ۷ جنوری تک واپس آجائینگے۔ اے پی

پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ میں ترمیم کرنے کا نوٹس

لاہور یکم جنوری۔ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی رو سے گورنر کو جو اختیارات دیئے گئے تھے انہیں کم کرنے کی غرض سے بیگم تصدق حسین نے اس بل میں ترمیم کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس بل کے اغراض ومقاصد کے متعلق بیان دیتے ہوئے بیگم صاحبہ نے کہا کہ گورنر نے دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اس بل کی منظوری دی تھی۔ چونکہ ہنگامی حالات کی وجہ سے اختیارات حاصل کئے گئے تھے۔ اس لئے اب اس کی ضرورت نہیں۔ گلوب

عربوں کی یہودیوں کے خلاف جنگی تیاریاں

یروشلم ۲ جنوری۔ جنرل عبدالقادر جو اس وقت فلسطین میں عرب علاقوں کے حفاظتی انتظامات کا معائنہ کر رہے ہیں نے اپنے ہیڈ کوارٹرز یروشلم کے نزدیک بنا لئے ہیں۔ فلسطین کے والنٹیئر شام میں فوجی تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس جنگ کے لئے لوٹ آئے ہیں۔ حالانکہ والنٹیئروں کا ایک دستہ مسٹر اکرم علی کی سرکردگی میں اس وقت فلسطین میں موجود ہے۔

عرب نوجوان ایک خاص فوج تیار کر رہے ہیں۔ اور یہ فوج ”بجلی کی چمک“ کے نام سے یاد کی جائیگی۔ یہ فوج عرب علاقے کے ساحل کی حفاظت کرے گی۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی خیال رکھے گی۔ کہ یہود اس علاقے میں نہ آجائیں۔ گلوب

قلات میں معدنی دفینوں کا سراغ

لاہور ۲ جنوری۔ قلات سٹیٹ کے ماہر طبقات الارض مسٹر عبدالخالق مہتہ نے آج ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو بتایا کہ تیل کے چشموں کے علاوہ تانبا، گندھک اور چاندی وغیرہ معدنیات کے دفینے ریاست کی حدود میں موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست پاکستان کی مدد سے اپنی معدنی دولت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگی۔ اور حکومت پاکستان کے ساتھ صنعتی ترقی کے بارے میں پورا پورا تعاون کریگی نیز آپ نے بتایا کہ عنقریب قلات میں سیمنٹ گلاس اور دیا سلائی کے کارخانے کھولے جائیں گے۔ (اے پی)

پاکستانی ہائی کمشنر کے سیکرٹری کا تقرر

کراچی ۲ جنوری۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر موہن سیل کو ۲۹ ستمبر ۱۹۴۷ء سے ہائی کمشنر (برائے پاکستان) کا پہلا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اے پی

پرنٹر وپبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

کانگرس کے نمائندہ نے دورہ مختصر کر دیا

قاہرہ یکم جنوری اسٹار سے ایک انٹرویو میں ہندی کانگرس پارٹی کے مشرق وسطیٰ کے معاملات سے متعلق سیکرٹری مسٹر محمد الفاروقی نے کہا کہ عرب لیڈروں سے گفت و شنید کرنے کے نتیجہ میں وہ اپنا مشرق وسطیٰ کا دورہ مختصر کر رہے ہیں اور ہندوستان میں فلسطینی عربوں کے لئے امداد کا انتظام کرنے کے لئے واپس جا رہے ہیں۔

انہوں نے غازی عبدالکریم۔ نحاس پاشا اور مفتی اعظم سے ملاقات کی اور کل ان کے ساتھ ضیافت کھائی۔ (اسٹار)

حکومت مغربی بنگال ایک خاص فوج تیار کر رہی ہے!

کلکتہ یکم جنوری ایک بڑے سرکاری افسر نے یہ انکشاف کیا ہے کہ مغربی بنگال کی حکومت نئے سال کے آغاز میں ایک فوج تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ فوج پندرہ ہزار افراد پر مشتمل ہوگی اور چھ سو میل لمبی سرحد کی حفاظت کرے گی۔ اس کے علاوہ یہ فوج ففتھ کالم کی سرگرمیوں اور صوبہ میں باہر سے بغیر اجازت جو آمد کے متعلق نگرانی کریگی۔ اسی افسر نے یہ بھی بتایا کہ ایک خاص بٹالین بھی تیار کی جائیگی جو دریا کے ساتھ ساتھ ۱۵۰ میل لمبی قدرتی سرحد کی حفاظت کریگی۔ (گلوب)

بحری طاقت کو آراستہ کرنے کیلئے پاکستان کی برطانیہ سے درخواست

لنڈن یکم جنوری۔ اخبار "ایوننگ نیوز" کا بحری نامہ نگار رقمطراز ہے کہ پاکستان نے اپنی بحری طاقت کو آراستہ کرنے کے لئے برطانیہ سے جنگی جہازوں کی درخواست کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے بحری جہاز اور موٹر تارپیڈو بوٹ کے بھی خواہاں ہیں۔

نامہ نگار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ اگر برطانوی بحریہ نے یہ جہاز دینا منظور کر لئے تو ان جہازوں کے لئے برطانیہ میں آدمیوں۔ افسروں اور ملاحوں کو تربیت دی جائے گی۔

اگرچہ پاکستانی حلقوں نے اس اطلاع کی تصدیق نہیں کی ہے۔ لیکن انہیں یہ خبر سنکر کوئی تعجب نہیں ہوا اور بتایا کہ ہندنے حال ہی میں بحری جہاز اور کروزر اور ڈسٹرائر قسم کے جہاز برطانیہ سے خرید لئے ہیں۔ پھر بھی پاکستان کو بڑے بڑے جہازوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور جہازیوں کی برطانیہ میں تربیت پانا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہوگی۔ (اسٹار)

کشمیر کے متعلق مجلس تحفظ کا کوئی اجلاس طلب نہیں کیا گیا

لنڈن یکم جنوری۔ کل تک یہاں اسباب کی کسی علامت کا اظہار نہیں ہوا تھا کہ مجلس تحفظ کشمیر کے متعلق ہند کی شکایات کی کب سماعت کرے گی۔

یہاں ہند اور پاکستان دونوں کے افسر واقعات کا انتظار کر رہے ہیں اور پاکستانی حلقوں میں یہ نظریہ پایا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تبدیلیوں کے متعلق قیاس آرائی کرنا قبل از وقت ہوگا۔ پھر بھی چونکہ مجلس تحفظ کا اجلاس مستقل طور پر جاری ہے۔ اس لئے اس مسئلہ پر صدر چند اجلاس طلب کر سکتا ہے

یہاں اقوام متحدہ کے حلقوں میں مستقبل قریب میں کسی قسم کا اجلاس طلب کرنے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ عام طور پر جو مسائل مجلس کے فیصلوں کے لئے پیش کرنے ہوتے ہیں انہیں سیکرٹری جنرل کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جو انہیں کونسل کے ایجنڈہ پر رکھنے کے لئے صدر کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ اور کسی اہم مسئلہ پر غور کرنے کے لئے وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔

اب تین نئے ملک ۱۹۴۸ء کے لئے غیر مستقل ممبروں کی حیثیت سے مجلس تحفظ میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ ملک کناڈا ارجنٹائنا اور یوکرین ہیں جو آسٹریلیا۔ برازیل اور پولینڈ کے غیر مستقل ممبروں کی جگہ مقرر ہوئے ہیں۔ باقی تین غیر مستقل ممبر جو مسئلہ کشمیر کا تصفیہ کرنے میں امداد دیں گے۔ بلجیم۔ کولمبیا اور شام ہیں۔

امریکہ۔ برطانیہ۔ ریاست ہائے متحدہ روس۔ فرانس اور چین مجلس تحفظ کے مستقل ممبر ہیں اور اس طرح مجلس تحفظ کے کل ممبروں کی تعداد گیارہ ہے۔ (اسٹار)

سردار بلدیو سنگھ کا حکومت پاکستان پر اتہام

جمشید پور ۳۱ دسمبر:- کل رات ہندوستان کے وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے ایک بھرے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے پاس اب اتنی طاقت ہو گئی ہے کہ وہ اپنی سرحدات کی حفاظت کے علاوہ ہر ناگہانی واقعہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ بظاہر دنیا پر روشن ہے کہ کشمیر پر حملے حکومت پاکستان کی سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت ہوئے ہیں۔ اس وقت اگرچہ حملوں میں کمی ہے۔ مگر یہ صرف برف باری کی وجہ سے ہے حملہ آور جلد ہی اپنی کاروائیاں پھر شروع کرنیوالے ہیں۔

آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام گروہ آپس کے اختلافات کو مٹا کر حکومت ہند کے ساتھ تعاون کریں۔ (اپ)

انڈین یونین اس اقدام میں حق بجانب ہے

نئی دہلی ۲ جنوری۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں انڈین یونین کے اس اقدام کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی جو اس نے حال ہی میں کشمیر کا معاملہ سیکیورٹی کونسل میں پیش کرنے کے سلسلے میں کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ تقریباً پچاس ہزار حملہ آور اسوقت کشمیر میں موجود ہیں اور ایک لاکھ مزید حملہ آور پاکستان کی حدود میں حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ انڈین یونین نے کونسل میں کشمیر پر حملہ کے لئے درخواست پیش کر دی ہے۔ جس میں پاکستان پر متعدد الزامات لگائے گئے ہیں سب سے بڑا الزام یہی ہے کہ پاکستان حملہ آوروں کی ہر طرح سے مدد کر رہا ہے۔

پاکستان کی فوج کشمیر میں نہیں لڑ رہی

حال ہی میں دہلی کے ایک اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ پاکستان حکومت کی دو بٹالین بھاگ نکلی ہیں اور از خود کشمیر میں داخل ہو کر حملہ آوروں کی طرف سے لڑ رہی ہیں آج پاکستان آرمی ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے اس خبر کی پر زور تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ پاکستان افواج کا کوئی سپاہی بھی اس طریق پر نہیں لڑا گا ہے۔ اور یہ خبر سراسر بے بنیاد ہے۔ (اپ)

انڈین یونین کا مالی معاہدے کی شرائط کو پورا کرنے سے صاف اور قطعی انکار (سر محمد ظفر اللہ خاں کی تصریحات)

کراچی یکم جنوری۔ ہندوستان اور پاکستان میں آج جو حالات رونما ہیں ان سے دونوں حکومتوں کے تعلقات پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ان کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی دوسری پریس کانفرنس کے دوران میں ۱۵ اگست سے پیشتر اور بعد کے وسیع فسادات کا تفصیلی ذکر کیا اور ثابت کیا کہ کس طریق پر مشرقی پنجاب کے غیر مسلم بالعموم اور سکھ بالخصوص مسلمانوں کے قتل عام کی منظم سازشیں کرتے رہے اور بالآخر حکام کی مدد سے ان کو عملی جامہ پہنا کر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی

مغربی پنجاب میں جو فسادات ہوئے ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہاں جو کچھ ہوا وہ جوابی کاروائی کے طور پر ہوا ۱۵ اگست سے قبل کی تمام تر ذمہ داری ہندوؤں اور سکھوں پر ہے۔ جنہوں نے جلوس نکال نکال کر نہایت اشتعال انگیزی سے کام لیا اور فسادات میں پہل کی مثلاً لاہور۔ راولپنڈی اور ملتان میں اور پندرہ اگست کے بعد اسوقت تک یہاں وسیع پیمانہ پر فسادات نے زور نہیں پکڑا۔ جب تک مشرقی پنجاب سے مصیبت زدہ مسلمان سکھوں کے بے پناہ مظالم کا شکار ہو کر مغربی پنجاب میں پہنچنے شروع نہ ہو گئے۔ ان کی حالت دیکھ دیکھ کر اور ان کے قصے سن سنکر یہاں پر بھی جوابی کاروائی کے طور پر ہندوؤں اور سکھوں کیساتھ ناروا سلوک ہوا لیکن یاد رہے مشرقی پنجاب کی طرح یہاں یہ حالت نہ اتنی شدت اختیار کر سکی اور نہ زیادہ دیر پا ثابت ہوئی۔ اس پر جلد سے جلد قابو پانے کی کوشش کی گئی۔ اور فسادات کو جلد ہی دبا دیا گیا۔ آپ نے کہا کہ اشتعال کے نتیجے میں جوابی کاروائی یقیناً مستحسن نہیں اور اسکو ہم ہرگز جائز قرار نہیں دے سکتے۔ لیکن حالات کا صحیح جائزہ لینے اور حق اور انصاف کے مطابق اصل واقعات کو پیش کرنے کے لئے اس کا ذکر از بس ضروری ہے۔ اصل واقعات کی صحیح تصویر اسی وقت کھینچی جا سکتی ہے کہ جب اسکا لحاظ رکھا جائے نیز آپ نے کہا کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر اس قدر وسیع پیمانے پر مظالم توڑنے کا موقعہ اور سکھوں کو اس لئے بھی ملا کہ حد بندی کمیشن نے حق اور انصاف کی آنکھ بند کر کے مسلمانوں کی اکثریت کے بہت سے علاقے مشرقی پنجاب میں شامل کر دئے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے سکھوں کو اپنی سازشوں کو باسانی پورا کرنے کا موقع مل گیا۔

ریاستی جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جوناگڑھ۔ مانا وادر اور منگرول ریاستوں وغیرہ کے ساتھ انڈین یونین نے جو معاملہ کیا ہے۔ وہ بالکل فاسسٹ طریق کار کا آئینہ دار ہے۔ ہٹلر کا طریق یہی تھا کہ کمزور پڑوسیوں پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کر لیا جائے۔ چنانچہ جوناگڑھ وغیرہ میں ایسا ہی کیا گیا ہے۔ آپ نے کشمیر کے حالات پر روشنی ڈالنے کے بعد کپورتھلہ فرید کوٹ۔ نابھہ جلیند پٹیالہ بھرت پور الور اور گوالیار وغیرہ ریاستوں میں مسلمانوں کے ہولناک قتل عام کا ذکر کیا اور فرمایا اب مشرقی پنجاب اور ہندوستانی ریاستوں کا خونیں ڈرامہ اجمیر جیسے مقامات میں بھی کھیلا جا رہا ہے۔ ان حالات اور واقعات کو سن سنکر ہر ایک مسلمان کا خون جوش مارتا ہے اور وہ اپنی انتہائی بے بسی پر خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے کہ افسوس وہ اپنے بزرگوں کے مقدس مزارات کی حفاظت کرنے سے محروم ہے اور نہ یہ اس کی طاقت میں ہے کہ اپنے ہم مذہبوں کو اغیار کے ظلموں کا نشانہ بننے سے بچا سکے۔

آخر میں دونوں حکومتوں کے مابین تعلقات کے ایک نئے پہلو کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا دونوں حکومتوں کے درمیان مالی معاہدہ کی شرائط نہایت اطمینان سے طے پا گئی تھیں اور خیال تھا تعلقات کی استواری کے لئے یہ معاہدہ ضامن ثابت ہوگا۔ لیکن اب انڈین یونین نے اس معاہدے کی شرائط کو پورا کرنے سے صاف اور قطعی انکار کر دیا ہے۔

(اپ)

جلسہ قادیان کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام احباب قادیان کے نام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے جو پیغام جلسہ سالانہ قادیان میں پڑھے جانے کے لئے لاہور سے بھجوایا وہ دوستوں کی روحانی ضیافت کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے (خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان رتن باغ لاہور ۲ جنوری ۱۹۴۸ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

برادران جماعت احمدیہ مقیم قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۹۱۲ء میں جب میں حج کے لئے گیا تھا۔ تو حج سے واپسی ایام دسمبر میں ہوئی تھی۔ جہاز دو دن لیٹ ہو گیا۔ اور میں جلسہ میں شمولیت سے محروم رہا۔ اس کو پورے پینتیس ۳۵ سال ہو گئے۔ آج پورے پینتیس ۳۵ سال کے بعد میں پھر اس سال کے جلسہ میں شامل ہونے سے محروم ہوں۔ ہم قادیان کے جلسہ کی یادگار میں باہر بھی جلسہ کر رہے ہیں لیکن اصل جلسہ وہی ہے جو کہ قادیان میں ہو رہا ہے۔ اور پورے چالیس سال کے بعد پھر یہ جلسہ مسجد اقصیٰ میں ہو رہا ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ہونے والا آخری جلسہ وہی تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری سال میں ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ہوا۔ اور ۱۹۱۱ء میں جلسے مسجد نور میں شروع ہوئے۔ اور گذشتہ سال تک دار العلوم کے علاقہ میں ہی جلسے ہوتے چلے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی حکمت کے ماتحت آج پھر مسجد اقصیٰ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اس لئے نہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے خاتونوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ شمع احمدیت کے پروانے سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے قادیان نہیں آ سکتے۔ یہ حالات عارضی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہمیں پورا یقین ہے کہ قادیان جو احمدیت کا مقدس مقام اور خدائے واحد لاشریک کا قائم کردہ مرکز ہے۔ وہ پھر احمدیوں کے قبضہ میں آ جائے گا اور پھر اس کی گلیوں میں دنیا بھر کے احمدی خدا کی حمد کے ترانے گاتے پھریں گے۔

جو لوگ اس وقت ہمارے مکانوں اور ہماری جائدادوں پر قابض ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان کا قبضہ مخالفانہ ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ لوگ مجبور اور معذور ہیں وہ لوگ بھی اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں اور ان کی جائدادوں سے انہیں بے دخل کیا گیا ہے۔ گو وہ ہمارے مکانوں اور جائدادوں پر جبراً قابض ہوئے ہیں۔ مگر ان کے اس فعل کی ذمہ داری اُن پر نہیں بلکہ اُن حالات پر ہے۔ جن میں سے ہمارا ملک گزر رہا ہے۔ اس لئے ہم اُن کو اپنا مہمان سمجھتے ہیں۔ اور آپ لوگ بھی انہیں اپنا مہمان سمجھیں۔ اُن سے بھی اور تمام اُن شریف لوگوں سے بھی جنہوں نے اِن ایام میں شرافت کا معاملہ کیا ہے۔ محبت اور درگذر کا سلوک کریں اور جو شریر ہیں۔ اور جنہوں نے ہمارے احسانوں کو بھلا کر ان فتنوں کے ایام میں ڈاکوؤں اور چوروں کا ساتھ دیا ہے۔ آپ لوگ اُن کے افعال سے بھی چشم پوشی کریں۔ کیونکہ سزا دینا یا خدا تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ یا حکومت کے سپرد کیا ہے۔ اور حکومت آپ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اور لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر حکومت اپنا فرض ادا کرے گی۔ تو وہ خود ان کو سزا دے گی۔ بہرحال یہ آپ لوگوں کا یا ہمارا کام نہیں ہے۔ کہ ہم حکومت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ خدائے واحد لاشریک کے سامنے رعایا بھی اور حاکم بھی پیش ہوں گے۔ اور ہر ایک اس کے سامنے اپنے کاموں کا جوابدہ ہوگا۔ پس خدا کے حکم کے ماتحت اس حکومت کے فرمانبردار ہو۔ جس حکومت میں تم بستے ہو۔ یہی احمدیت کی تعلیم ہے۔ جس پر گذشتہ ستاون سال سے ہم زور دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ تعلیم آج کل کے حالات سے بدل نہیں سکتی۔ اور نہ آئندہ کے حالات کبھی بھی اسے بدل سکتے ہیں۔ دنیا میں کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ کہ ہر ملک میں بسنے والے اپنی حکومت کے فرمانبردار رہیں۔ اور اس کے قانون کی پابندی کریں۔ کوئی اس تعلیم کو مانے یا نہ مانے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ ہمیشہ اس تعلیم پر قائم رہے۔ ملک کے قانون کے ماتحت اپنے حق مانگنے منع نہیں لیکن قانون توڑنا اسلام میں جائز نہیں۔

میں نے سنا ہے۔ کہ بعض غیر مسلموں نے میری ایک تقریر کے بعض فقرات کو بگاڑ کر قادیان میں اشتہار دیا۔ کہ میں نے کہا ہے۔ کہ تمام ہندوستان کے احمدیوں کو آزاد کشمیر کی گورنمنٹ کی امداد کرنی چاہیئے اور جنگ میں اُن کا ساتھ دینا چاہیئے۔ میری اس تقریر میں جنگ کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ بلکہ سردی میں ٹھٹھرنے والے لوگوں کے لئے کپڑے کی امداد کا ذکر تھا۔ اسی طرح ہندوستان کے احمدیوں کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ بلکہ پاکستان میں رہنے والے لوگوں سے خطاب تھا۔ اور جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں۔ احمدیت کی یہ تعلیم ہے۔ کہ جس حکومت میں کوئی رہے۔ اُس کی اطاعت کرے۔ پاکستان کے احمدی پاکستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے۔ اور ہندوستان کے احمدی ہندوستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے۔ اسی طرح جس طرح پاکستان کے رہنے والے ہندو پاکستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے۔ اور ہندوستان میں رہنے والے تمام مسلمان ہندوستان کے مفاد کا خیال رکھیں گے یہی وہ بات ہے۔ جس کی پاکستان کے لیڈر ہندوستان کے مسلمانوں کو تلقین کر رہے ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جو ہندوستان کے لیڈر پاکستان کے ہندوؤں کو سمجھا رہے ہیں۔ اگر ہندوستان کے بعض باشندے اپنی چوٹی کے لیڈروں کی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ تو وہ میری بات کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اور تم اُن کی باتوں پر صبر کرو اور احمدیت کی اس نصیحت پر ہمیشہ کاربند رہو کہ جس حکومت میں رہو اُس کے فرمانبردار رہو۔ میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جو فیصلہ آسمان پر ہو۔ زمین اُسے رد نہیں کر سکتی۔ اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ پس تسلی پاؤ۔ اور خوش ہو جاؤ۔ اور دعاؤں اور روزوں اور انکساری پر زور دو۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ کہ کوئی مالک اپنا گھوڑا کبھی کسی ظالم کو سائیس کے سپرد نہیں کرتا۔ اسی طرح خدا بھی اپنے بندوں کی باگ انہیں کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ جو سخی ہیں۔ اور چشم پوشی کرتے ہیں۔ اور خود تکلیف اُٹھاتے ہیں تاکہ خدا کے بندوں کو آرام پہنچے۔ ہر ایک مغرور۔ خود پسند اور ظالم عارضی خوشی دیکھ سکتا ہے۔ مگر مستقل خوشی نہیں دیکھ سکتا۔ پس تم نرمی کرو۔ اور عفو سے کام لو۔ اور خدا کے بندوں کی بھلائی کی فکر میں لگے رہو۔ تو اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ میں حاکموں کے بھی دل ہیں۔ وہ ان کے دلوں کو بدل دے گا اور حقیقت حال اُن پر کھول دے گا۔ یا ایسے حاکم بھیج دے گا۔ جو انصاف اور رحم کرنا جانتے ہوں۔ تم لوگ جن کو اس موقعہ پر قادیان میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اگر نیکی اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تاریخ احمدیت میں عزت کے ساتھ یاد کئے جاؤ گے۔ اور آنے والی نسلیں تمہارا نام ادب اور احترام سے لیں گی۔ اور تمہارے لئے دعائیں کریں گی اور تم وہ کچھ پاؤ گے۔ جو دوسروں نے نہیں پایا۔ اپنی آنکھیں نیچی رکھو۔ لیکن اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرو۔

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰہَا

خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی
۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء

درخواست دعا برادرم چوہدری اعجاز احمد صاحب حضور کی تحریک کے مطابق پاکستان آرمی میں ریگولر کمیشن کے فائینل انٹرویو کے لئے چھ جنوری کو راولپنڈی جا رہے ہیں احباب سے کامیابی کے لئے مخلصانہ دعا کی درخواست ہے۔ (مسعود احمد ۷ سو گیتا پارک لاہور)

سچّا مومن

ہر وہ شخص جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کرام اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر اپنے آپ کو بیچ کر چکا ہے۔ اور اپنے مال و جان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے قربان کر دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہر احمدی کو بلند آواز سے پکار رہے ہیں۔ کہ اے احمدیو! آؤ۔ اور آگے بڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے ہوئے اپنے لئے زاد راہ اکٹھا کرو اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں قربانی کا وہ حصہ لو۔ جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہو۔ چاہیئے کہ ہر ایک مومن دوسرے مومن سے قربانی کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ مومن کا ایمان اور اخلاص اس سے یہی تقاضا کرتا ہے۔ وہ جتنی قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا ہے اتنا وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔ پس آپ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں مطالبہ یہ ہے۔ کہ دفتر اوّل کے مخلص احباب چودھویں سال میں اور دفتر دوم کے مجاہد سال چہارم میں اپنے گذشتہ سالوں کے وعدوں سے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے اپنے سیکرٹری مال کو لکھوا دیں اگر وہ اکیلے احمدی ہیں تو وہ اپنا وعدہ لکھ کر براہ راست حضور کی خدمت میں بھیج دیں۔ مگر وعدوں کے لکھوانے اور بھیجنے میں چستی سے کام لینا ضروری ہے۔ کیونکہ وعدوں کی آخری میعاد قریب آ رہی ہے۔ اور وہ احباب جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس سے پہلے کسی نہ کسی وجہ سے اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ دفتر کے سال چہارم میں شامل ہوں۔ ان کو تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کے اخراجات پر نظر رکھتے ہوئے پوری اپنی ایک ماہ کی تنخواہ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر مجبوری ہو۔ تو کم سے کم ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ یا اس سے حسبِ قدر زیادہ حصہ دینے کی توفیق ہو دیکر جہاد میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنا ضروری ہے۔ یاد رہے سچا مومن موت کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور وہ موت جو اسلام کی راہ میں پیش آنے والی ہوتی ہے۔ اس میں وہ دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بھاگنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ شخص جو اس موت کو موت سمجھتا ہے۔ وہ شخص جو اس موت سے پیچھے ہٹنے کی کوشش کرتا ہے اس کا نام خدا تعالیٰ کے دفتر سے ہمیشہ کے لئے کاٹا جاتا ہے (وکیل المال تحریک جدید)

روزنامہ الفضل لاہور
۳ جنوری ۱۹۴۸ء

"کشمیر" انجمن اقوام متحدہ میں

انڈین یونین جانتی ہے۔ کہ کشمیر کے معاملہ میں اس کا کیس نہایت کمزور ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ کہ کشمیر کی اسی فیصدی آبادی مسلمان ہے اور اسلئے پاکستان سے اس کو مذہبی نہایت گہرا تعلق ہے۔ پھر پاکستان سے ملحق ہونے کی وجہ سے اور بھی تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ لیکن انڈین یونین ایک تو اس لئے کہ کشمیر کا حکمران ہندو ہے۔ دوسرے علاقہ کے لالچ کی وجہ سے شروع ہی سے یہ خواہش کرتی رہی ہے کہ یہ کسی طرح اس ریاست کو اپنے ساتھ ملایا جائے۔ لیکن اس کی اس خواہش کے راستہ میں بہت سی روکیں تھیں۔ اول تو یہ کہ اگر ضلع گورداسپور مغربی پنجاب میں چلا جاتا۔ تو اس کا تعلق ریاست سے بالکل منقطع ہو جاتا۔ اسلئے اس نے کسی نہ کسی طرح اس ضلع کو جس میں صریحاً مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ تقسیم میں اپنے ساتھ ملانے کا بندوبست کر لیا۔ دوسری روک اس کے راستے میں کشمیر کے مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اور وہ جانتی تھی۔ کہ اگر بابت استصواب رائے پہ چھوڑی گئی تو اس کو یقیناً ہزیمت اٹھانی پڑیگی۔ اس لئے اس نے شیخ عبداللہ کا اس کے جانی دشمن مہاراجہ کشمیر کے ساتھ گٹھ جوڑ کرانا ضروری سمجھا۔ مہاراجہ تو پہلے ہی انڈین یونین کے ساتھ ساز باز رکھتا تھا۔ لیکن دنیا کو یہ دکھانے کے لئے کہ نہ صرف کشمیر کا حکمران ہی ہندوستان سے الحاق چاہتا ہے۔ بلکہ کشمیر کے عوام بھی اس کو پسند کرتے ہیں۔ شیخ عبداللہ کو آلۂ کار بنایا گیا۔ بعد میں جب یہ حقیقت واضح ہوئی۔ کہ شیخ عبداللہ کی اس قلا بازی کی وجہ سے کشمیر کے عوام اس کو غدار سمجھتے ہیں۔ اور مہاراجہ کشمیر اور اس کا گٹھ جوڑ کوئی مفید ثابت نہیں ہو رہا۔ تو انڈین یونین نے اپنے دماغ سے ایک اور تجویز نکالی۔ اور وہ یہ تھی کہ ادھر مہاراجہ کو بظاہر ڈانٹ بتائی اور ادھر شیخ عبداللہ کو کہا۔ تم ذمہ وار حکومت کا مطالبہ پیش کر دو۔ اس خیال سے کہ شاید مہاراجہ کی سمجھ میں یہ بات خود بخود نہ آ سکے۔ سردار پٹیل کو جموں آنا پڑا۔

انڈین فوج کے مقابلہ میں آزاد کشمیر فوج کی پے در پے کامیابیوں نے انڈین یونین کو پھر ایک بار سوچ میں ڈال دیا۔ اور اس نے پاکستان کو ان کامیابیوں کا ذمہ وار ثابت کرنے کے لئے پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اور اس تجویز کو یہاں تک پہنچایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی مجلس میں پاکستان کے خلاف دعوے کر دیا ہے۔

اس معاملہ میں پہلی بات یہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ انڈین یونین کسی نہ کسی طرح ریاست کشمیر کو حاصل کرنا چاہتی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ کہ اس کا کیس حقیقت میں بہت کمزور ہے اگر اس کا کیس اتنا کمزور نہ ہوتا۔ تو اس کو اتنے پاپڑ بیلنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ وہ جانتی ہے۔ کہ اخلاقاً اور قانوناً وہ کشمیر پر کوئی حق نہیں رکھتی۔ اس لئے اُس نے ایک ایسا بے بنیاد ماحول تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس کے خیال میں بظاہر اس کو دنیا کی نظروں میں سچا ثابت کر سکے۔ لیکن جو جال اس نے بُنا ہے۔ اس کی حیثیت مکڑی کے تانا بانا سے زیادہ نہیں ہے۔ بظاہر اس کی یہ جسارت باعث سخت حیرانی ہے۔ کہ اُس نے یہ معاملہ انجمن اقوام متحدہ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں کوئی بہت گہرا راز ہو جس کا علم دوسروں کو نہ ہو۔ ممکن ہے۔ کہ اس نے انتہائے مایوسی کی وجہ سے بوکھلا کر ایسا کیا ہو۔ اور اس سے اس کی غرض یہ ہو۔ کہ یہ گرتی ہوئی عمارت شاید اس ذرا سے سہارے سے ہی سنبھل جائے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ پاکستان پر ہر طرف سے دباؤ ڈالنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے اس خواب کو جو شروع ہی سے کشمیر کے متعلق وہ دیکھ رہی ہے۔ پریشان ہوتے دیکھنا کسی قیمت پر گوارا نہیں کر سکتی۔ خواہ اس کو اخلاق اور قانون کے حدود سے باہر ہی جانا پڑے اور خواہ دنیا کی نظر میں اس کو اس معاملہ میں کس قدر بدنامی حاصل ہو۔

اس وقت پاکستان کے ارباب حل و عقد کے لئے یہ بات نہایت غور طلب ہے۔ کہ انڈین یونین نے اپنے کیس کی اتنی کمزوری کے باوجود یہ معاملہ کیوں ایک بظاہر بے رو و رعایت فیصلہ کرنے والی انجمن کے سامنے رکھا ہے۔ شاید فلسطین کے فیصلہ کی وجہ سے اُس نے یہ سمجھا ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ بھی متاثر کی جا سکتی ہے۔ فلسطین کے فیصلہ کی وجہ سے بے شک انجمن اقوام متحدہ نے دنیا کی نظر میں اپنے وقار کو سخت مجروح کر دیا ہے۔

لیکن ہمیں اُمید رکھنی چاہئے۔ کہ اس کی یہی لغزش آئندہ اس کو زیادہ محتاط بنانے والی ثابت ہوگی۔ اور وہ اپنے آپ کو انصاف و دیانت کی اس بلند تختگاہ کے لائق ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گی۔ جو مظلوم اور کمزور قومیں اس کے لئے تیار کرنے کی تمنا اپنے دلوں میں رکھتی ہیں۔

درخواست دعا: میری والدہ صاحبہ ۱۵ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعائے صحت فرمادیں۔ خاکسار جمال الدین آف دارالبرکات غربی حال چنیوٹ ضلع جھنگ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک نہایت ہی مبشر خواب

قادیان اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق

موجودہ ابتلا میں بعض احمدی قادیان سے ہجرت کرنے کی وجہ سے افسردہ نظر آتے تھے۔ اس افسردگی کی خبر عالم الغیب خدا نے ۳۱ مئی ۱۹۴۳ء کی رات کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو عطا فرمائی تھی۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ

"میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک ایسی چیز میں ہوں۔ جو جہاز کی طرح نظر آتی ہے اور جس طرح پانی میں جہاز کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح پانی میں وہ کھڑی ہے۔ اور اس کا رنگ سبز ہے۔ اس کی دیواریں بھی گہرے سبز رنگ کی ہیں۔ پانی بھی ہے مگر چھوٹا چھوٹا ...... یا یوں سمجھ لو کہ جب کنارے پہ جہاز لگتا ہے۔ تو جس طرح اس کے آگے چھوٹا چھوٹا پانی ہوتا ہے اسی طرح ..... مجھے وہ پانی نظر آتا ہے چند گز تک تو پانی چلتا چلا جاتا ہے مگر آگے ایک بڑی سی دری بچھی ہے۔ اور وہ دری بھی سبز ...... ہے۔ اور اس پہ ایک نوجوان بیٹھا ہے۔ اس کا لباس بھی سبز ہے ..... میں جہاز سے اُترا ہوں اور چل کر اس دری کی طرف گیا ہوں۔ جہاں وہ نوجوان بیٹھا ہے ...... وہاں پہنچ کر مجھے اس نوجوان کے چہرے پر بڑی افسردگی نظر آتی ہے جب میں نے اُسے افسردہ دیکھا تو مجھ میں ایک جلال سا پیدا ہو گیا۔ اور میں اس نوجوان سے کہتا ہوں۔ تم افسردہ کیوں ہو۔ اس وقت میری طبیعت پر اثر یہ ہے۔ کہ قادیان سے کچھ لوگ چلے گئے ہیں ...... اور اس وجہ سے اس نوجوان کے دل پر افسردگی چھائی ہوتی ہے ...... میں اُسکی افسردگی کو دور کرنے کے لئے کہتا ہوں۔ خدا تعالے کیطرف سے ہماری جماعت کیلئے خصوصاً قادیان کیلئے ایک بڑا بھاری مستقبل مقدر ہے۔

...... خدا تو قادیان کے لوگوں پر یا جماعت کے لوگوں پر (مجھے پورا یقین نہیں کہ میں نے صرف قادیان کا نام لیا تھا۔ یا ساری جماعت کا ذکر کیا تھا) اس رنگ میں نزول برکات کرنے والا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں خدا کا نور نازل ہوگا۔ پھر وہ نور بڑھیگا۔ اور بڑھتا چلا جائے گا۔ یہانتک کہ وہ نور دلوں کے کناروں تک آ جائیگا۔ اور پھر کناروں سے بھی بہنا شروع ہو جائیگا۔ تو اس وقت مجھے مومن کے قلب کی شکل دکھائی جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک تنور ہے ...... اور اس پر مٹی کا ایک کونڈا ڈھکا ہوا نظر آتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قلب کے سرے ہیں۔ گویا ایک تنور کی صورت میں ہیں۔ مومن کے دل کے کنارے دیکھتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ ان کناروں کے اوپر سے خدا تعالے کا نور نکلیگا۔ اور اس کا عرفان اور فیضان اس میں سے نکل کر دنیا میں بہیگا۔ پھر میں اور زیادہ زور دیتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ خدا کا نور ان کناروں سے بہیگا۔ اور بہہ کر تمام دنیا میں جائیگا یہاں تک کہ دنیا کا ایک اینچ حصہ بھی ایسا باقی نہیں رہیگا۔ جہاں خدا کا یہ نور نہیں پہنچیگا ...... اس وقت مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ ایک سفید پانی کی شکل میں خدا تعالیٰ کا نور اس کونڈے کے کناروں سے نکل کر دنیا میں پھیلنا شروع ہوا۔ اور وہ دنیا کے گوشے گوشے اور کونے کونے تک پہنچ گیا۔

اس کے بعد مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالے مجھے مستقبل کی بعض اور خبریں دے رہا ہے۔ اسی دوران میں میں بعض دوسرے بعض الفاظ کہتا ہوں ..... میں کہتا ہوں کہ احمدیوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتے ہوتے ایک زمانہ وہ آئے گا۔ کہ انسان یہ نہیں کہیگا۔ اے میرے رب اے میرے رب تو نے مجھے کیوں پیاسا چھوڑ دیا بلکہ وہ کہیگا اے میرے رب اے میرے رب تو نے مجھے سیراب کر دیا۔ یہاں تک کہ تیرے فیضان کا پانی میرے دل کے کناروں سے اُچھل کر بہنے لگا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(الفضل ۶ جون ۱۹۴۳ء)

اللہ اللہ کیا شاندار پیشگوئی ہے کہ ایک ایسا وقت آئیگا کہ قادیان سے کچھ لوگ چلے جائینگے یعنی سارا قادیان خالی نہیں ہوگا۔ بلکہ کچھ لوگ چلے جائینگے اور جماعت کے بعض لوگوں پر افسردگی چھا جائیگی لیکن اسوقت اس زمانے کا امام بڑے جلال سے لوگوں کو مخاطب کر کے کہیگا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ہمارے خدا نے ہمیں چھوڑ نہیں دیا۔ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہماری جماعت کیلئے خصوصاً قادیان کے لئے ایک بڑا بھاری مستقبل مقدر ہے۔

پیشگوئی کا یہ حصہ کہ قادیان سے کچھ لوگ ہجرت کر آئینگے اور بعض لوگوں پر اس ہجرت کی وجہ سے افسردگی چھا جائیگی۔ پورا ہو چکا ہے باقی یہ حصہ کہ خدا قادیان کے لوگوں پر یا جماعت کے لوگوں پر اس رنگ میں نزول برکات کرنیوالا ہے۔ کہ انکے دلوں میں خدا کا نور نازل ہوگا۔ پھر وہ نور بڑھیگا۔ اور بڑھتا چلا جائے گا۔ یہانتک کہ وہ نور دلوں کے کناروں تک آئیگا۔ اور پھر کناروں سے بھی بہنا شروع ہو جائیگا ..... خدا کا نور ان کناروں سے بھی بہہ کر تمام دنیا میں چھا جائیگا یہانتک کہ دنیا کا ایک اینچ حصہ بھی ایسا باقی نہیں رہیگا۔ جہاں خدا کا یہ نور نہیں پہنچے گا بعد را ہونے والا ہے خدا کرے کہ ہم اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو

ذکرِ حبیب علیہ السلام

(تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بتقریب جلسہ سالانہ لاہور منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء)

(۲)

آپؑ کا لباس

آپؑ جب باہر تشریف لاتے تھے۔ تو کوٹ اور عمامہ ضرور پہنے ہوئے ہوتے تھے۔ کوٹ لمبا ہوتا تھا اور عمامہ عموماً سفید ہوتا۔ اور اُس کے اندر ٹوپی ہوتی تھی۔ کبھی کوئی دوست مشہدی لُنگی پیش کرتا تھا۔ تو وہ بھی باندھ لیتے تھے۔

میرا سبز عمامہ

میں نے ذکر کیا ہے۔ کہ حضور کا عمامہ سفید ہوتا تھا۔ پھر میرا عمامہ ہمیشہ سبز کیوں ہوتا ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ کے واسطے لاہور جانے کا ارادہ کیا۔ اور تجویز یہ ہوئی۔ کہ وہاں جلسہ ہو۔ اور تقریریں ہوں اور باہر سے بھی مختلف شہروں سے احمدی دوست آکر اس جلسہ میں شریک ہوں۔ اور تاکہ لوگ پہچانیں کہ اس مجمع میں احمدی کون کون ہیں۔ احمدیوں کی خاص جدی ہو۔ اُس جدی کی تجویز میں حضور نے فرمایا کہ پگڑیاں سبز ہوں۔ اُس وقت بعض اسباب ایسے پیش آئے۔ کہ وہ جلسہ تو نہ ہو سکا۔ مگر عاجز نے انہیں دنوں میں ایک سبز پگڑی طیار کر ڈالی۔ اور تب سے پھر اسی کا استعمال رہا۔ ولایت اور امریکہ میں لوگ کہا کرتے تھے۔

That Green Tarbaned Gentleman سبز پگڑی والا شریف آدمی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی چھوٹی عمر میں سر پر ہمیشہ ٹوپی رکھتے تھے۔ جو سرخ رنگ کی رومی ٹوپی کہلاتی ہے۔ ایک دفعہ عید کے دن وہی ٹوپی پہنے ہوئے جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمرے میں گئے۔ تو حضور نے تعجب سے فرمایا

"محمود عید کے دن بھی ٹوپی"

ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم پشاور سے آئے۔ تو بہت مختصر سی پگڑی باندھ کر پہنتے ہوئے فرمایا۔ خواجہ صاحب یہ کیا آپ نے بہنگی سی باندھ لی ہے۔ اِس علاقہ کے ہندوؤں میں رسم ہے کہ کسی کا باپ مر جائے۔ تو سر منڈا کر ایک چھوٹا سا سفید کپڑا لپیٹ لیتا ہے۔ اُس کو بہنگی کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کا عمامہ اسی طرز پر ہوتا تھا۔ جیسا کہ آجکل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعود ایدہ اللہ کا عمامہ ہوتا ہے۔ اور پُرانے دوستوں میں سے میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی کا عمامہ بھی کسی قدر حضرت مسیح موعودؑ کے طرز پر ہوتا ہے۔ میاں خیرالدین صاحب مولوی قمرالدین صاحب کے باپ اور حضرت مولنا خواجہ شمس صاحب کے چچا ہیں۔ سنہ ۱۸۹۲ء یا سنہ ۱۸۹۳ء میں سب سے پہلا سفر جو میں نے حضرت مسیح موعود کے ہمرکاب قادیان سے لاہور تک کیا۔ اُس سفر میں میاں خیرالدین صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

شکائتیں نہ سُنتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کے خلاف شکایات کو سُننا پسند نہ کرتے تھے۔ اگر کوئی شکایت کر دیتا۔ تو خاموش رہتے۔ جیسا کہ سُنا ہی نہیں ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے ایک نان پز کی شکایت کی کہ وہ روٹیاں چُرا لیتا ہے حضور نے کچھ جواب نہ دیا حضرت میر صاحب مرحوم نے خیال کیا۔ کہ حضور نے میری بات سُنی نہیں۔ اِس واسطے دو تین دن گذرنے کے بعد پھر موقعہ پاکر وہی شکایت کی۔ اس دفعہ بھی حضور نے کچھ جواب نہ دیا۔ دو چار روز گذرنے کے بعد حضرت صاحب نے پھر وہی شکایت دُہرائی۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میر صاحب آپ نے دو دفعہ پہلے بھی یہ شکایت کی تھی۔ آپ پہلے کوئی ایسا نان پز تلاش کر لیں۔ جس پر یقین ہو۔ کہ وہ چوری نہ کرے گا۔ تب اس کو نکال کر اُسے رکھ لیں گے۔ پھر فرمایا۔ میر صاحب آپ یہ بھی سوچیں کہ اس گرما کے موسم میں یہ نان پز ایک روٹی کے واسطے دو بار گرم تنور میں غوطہ لگاتا ہے ایک روٹی لگانے کے وقت اور ایک روٹی نکالنے کے وقت۔ اگر وہ ایسا ہی متقی ہوتا۔ جیسا کہ آپ چاہتے ہیں۔ کہ وہ بنے۔ تو اللہ تعالےٰ اُسے ایسی جگہ پر کیوں بٹھلاتا۔ حضرت میر صاحب توبہ توبہ کرنے لگے۔ اور ڈرتے ہوئے کہنے لگے۔ کہیں خدا مجھے نہ وہاں بٹھلا دے۔ اب میں ایسی شکایت کسی کی نہ کروں گا۔

ایک دفعہ علاقہ یو۔پی کے ایک صاحب جو وہاں کسی انجمن کے سفیر تھے۔ قادیان آئے۔ اور اٹاوہ کے ایک احمدی کی شکایت کی۔ کہ وہ آپ کے مرید ہیں مگر ان میں یہ عیب ہے۔ کہ حُقّہ پیتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ میں نے کہاں لکھا ہے۔ کہ حُقّہ حرام ہوتا ہے۔

حُقّہ سے نفرت

حضور نے کہیں ایسا نہیں لکھا کہ حُقّہ حرام ہے کوئی احمدی نہ پیا کرے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ حضور کو حُقّہ نوشی سے نفرت تھی۔ اور یہی سبب ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبر عموماً حُقّہ سے پرہیز رکھتے ہیں۔ جو پہلے پینے والے ہوتے ہیں۔ وہ بھی احمدی ہو کر چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری حضور کے ساتھ اُس وقت سے ارادت رکھتے تھے۔ جبکہ حضور کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ اور براہین احمدیہ کی تصنیف کا ابتدائی زمانہ تھا۔ یہ مولوی عبداللہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے حُقّہ پینے کی بہت عادت تھی۔ ایک دفعہ جب میں قادیان آیا ہوا تھا۔ اور حضور کے پاس اُس چھوٹے کمرے میں حاضر تھا۔ جو مسجد مبارک کے مشرقی جانب ملحق ہے۔ تو حضور نے اپنے ایک خادم کو فرمایا میاں عبداللہ کے واسطے حُقّہ طیار کر کے لاؤ۔ چنانچہ وہ خادم حُقّہ بھر کر لے آیا۔ اور میرے آگے رکھ دیا۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں اُس کو مُنہ میں لیتا حضور نے فرمایا:۔

"میاں عبداللہ مجھے حُقّہ سے بڑی نفرت ہے"

حضور کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ اور میرے دل کے اندر چلے گئے۔ اور میں نے اُس حُقّے کو منہ نہ لگایا۔ اور نہ کبھی اُس کے بعد حُقّہ پیا۔

تسبیح

حضور کی زبان پر اکثر کلمہ سبحان اللہ جاری سُنا جاتا تھا۔ اگر کوئی خادم عرض کرتا۔ کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتلائیں۔ تو عموماً استغفار اور درود شریف کا پڑھنا بتلاتے تھے۔ حضور کبھی تسبیح کے دانوں اور منکوں کا استعمال نہ کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے۔ پہلے میں تسبیح رکھا کرتا تھا۔ مگر بعد میں خیال آیا۔ کہ خدا کا نام گن گن کر کیا لینا۔ اسکے بعد تسبیح نہیں رکھی۔ حضور نے اپنی ایک کتاب میں غیر احمدیوں کو نصیحت کی ہے۔ کہ اگر وہ حضور کی صداقت کے متعلق خود کچھ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ تو اللہ تعالےٰ سے استخارہ کریں۔ اور جو طریقہ استخارہ کا حضور نے لکھا ہے۔ اُس میں یہ بھی ہے۔ کہ تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا جائے۔ پس میرا خیال ہے کہ اگر کسی ایسی ہی ضرورت کے وقت تسبیح کا استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اِنَّمَا الاعمال بالنّیات۔ اعمال نیتوں پر منحصر ہیں۔ اچھی نیت کے ساتھ ایک عمل موجب ثواب ہوتا ہے۔ اور بُری نیت کے ساتھ وہی بُرا عمل بُرا ہو جاتا ہے۔

امرتسر میں حضور کے ایک مخلص خادم میاں محکم مختار ہوا کرتے تھے۔ اُنہوں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت اُمّ المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ سے باصرار یہ درخواست کی کہ کوئی تسبیح انکو عطا کی جائے۔ تو حضرت ام المومنین نے ایک پُرانی تسبیح جو پہلے زمانوں سے گھر میں بیکار پڑی تھی۔ اور کوئی اس کو استعمال نہ کرتا۔ وہ تسبیح میاں محکم دین مختار کو دے دی۔

احمدیت میں وظیفہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابتدائی ایام میں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے پڑھنے کے لئے کوئی وظیفہ بتلائیں۔ حضور نے فرمایا۔ آپ کے لئے وظیفہ یہ ہے۔ کہ آپ عیسائیوں کے رد میں ایک کتاب لکھیں۔ تب میں نے کتاب فصل الخطاب فی مقدمہ اہل الکتاب تصنیف کی۔ اُس کے بعد پھر ایک دفعہ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے کچھ وظیفہ بتلائیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ آپ کے لئے وظیفہ یہ ہے۔ کہ آپ آریوں کے رد میں کوئی کتاب تصنیف کریں۔ تب میں نے کتاب تصدیق براہین احمدیہ لکھی۔ سو ہر وقت کی ضرورت کے لحاظ سے وظائف بھی الگ ہیں۔ صحابہ کا بڑا وظیفہ تلوار کے ساتھ جہاد ہی تھا۔

مخالفوں کیساتھ سلوک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مخالفین کے حق میں ہمیشہ درگذر اور نرمی کا برتاؤ کرتے تھے قادیان کے ہندو اور سکھ ایسی حرکتیں کرتے تھے۔ جو آپ کے واسطے تکلیف اور رنج کا موجب ہوتیں اور بعد میں آکر معافیاں مانگتے۔ تو آپ فوراً معاف کر دیتے اور کبھی انتقام کا خیال نہ کرتے۔ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب نے جو آپ کے شرکا میں سے تھے۔ آپ کے راستہ میں ناحق ایک دیوار بنا کر راستہ بند کر دیا۔ جس کے سبب سے آپ کو اور آپ کے خدام کو ایک لمبا عرصہ بہت تکلیف اُٹھانی پڑی۔ اور عدالت میں مقدمہ کر کے وہ دیوار گرا دی گئی۔ اور مقدمہ کا خرچہ عدالت نے مرزا نظام الدین صاحب پر ڈالا۔ مگر مرزا نظام الدین کی معافی مانگنے پر حضور نے وہ خرچہ معاف کر دیا۔ اور اپنے وکیل کو ہدایت کر دی۔ کہ مرزا نظام الدین صاحب سے کچھ مطالبہ نہ کیا جائے۔

جب لیکھرام کے قتل کئے جانے کی خبر آئی تو حضور نے فرمایا۔ کہ اگر ہمارے اختیار میں ہوتا۔ اور ہمیں موقعہ ملتا۔ تو ہم اُس کی جان بچانے کی کوشش کرتے قادیان کے قریب کے رہنے والے ایک سکھ نے بعض خاندانی مقدمات میں حضور کے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ مگر جب پشیمان ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر حضور سے معافی مانگنے لگا۔ تو حضور نے اُس کو معاف کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب انسان سچے دل سے توبہ کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور معافی مانگتا ہے۔ اور پختہ ارادہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ کبھی گناہ نہ کریگا۔ تو اللہ تعالےٰ اُس کے اُن سب گناہوں کو ایسا معاف کر دیتا ہے کہ گویا اُس نے وہ گناہ کئے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی الٰہی بخشش ہوتی تھی۔ گویا تخلقوا باخلاق اللہ پر عملدرآمد کا ایک سچا نمونہ تھا۔ کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اخلاق کا نمونہ اپنے نفس میں پیدا کرے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پونچھ کی دردناک شہادت

(از ڈاکٹر بشیر محمود صاحب بلندری کشمیر)

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جناب بابو عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پونچھ اور ان کی بوڑھی والدہ اور اہلیہ کو پونچھ میں نہایت دردناک طریق سے شہید کر دیا گیا۔ اور پونچھ کی موجودہ بدامنی کے دوران میں آپ نے اپنا مکان پناہ گزینوں کو جو سکھ تھے دے دیا اور خود مسجد کے ایک کمرے میں رہنے لگے۔ مسجد کے کمرے بھی سکھوں کو دے دیئے۔ اور ان کو ہر ممکن امداد دی۔ دوسرے مسجد اور مکان پر لکھ کر لگا دیا کہ میں مہاراجہ بہادر صاحب کا وفادار رہوں گا لیکن اس کے باوجود ایک دن سکھوں نے آپ کو بیت سمیت شہید کر دیا۔ آپ مسجد کے اندر مستریوں سے کام کروا رہے تھے۔ کہ ایک مسلح ہجوم نے جس میں سکھ اور ڈوگرہ ملٹری کے سپاہی تھے۔ آپ پر حملہ کیا۔ آپ کو، مستریوں کو اور آپ کی بوڑھی والدہ، بڑی اہلیہ اور صغیر اور افراد کو جو وہاں موجود تھے نہایت بے رحمی اور سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا۔ ایک مسلمان پولیس افسر نے جو اس واقعہ کے مطابق ہندو پولیس افسر آئے جو اس واقعہ کے مطابق ہندو پولیس افسران کے ساتھ وہاں پہنچا۔ اور اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگ آیا حلفیہ بیان کیا کہ مسجد سے ستر لاشیں برآمد ہوئیں۔ لاشوں کا کچھ اس طرح قیمہ بنا ہوا ہے کہ بہت مشکل سے کچھ شناخت ہو سکیں۔ آخر ایک گڑھے میں سب کو دبا دیا گیا۔ بابو صاحب کی چھوٹی بیوی مسجد سے چھلانگ لگا کر بھاگ گئی تھی۔ اور بھتیجا لکڑیوں میں چھپ گیا تھا۔ اس لئے یہ دونوں بچ گئے۔ ان کے علاوہ بابو صاحب کی لڑکی اور ایک اور لڑکی کو سکھ لے گئے تھے جو دوسرے دن برآمد ہو گئیں۔

وزیر پونچھ ایریا کمانڈر کے ساتھ موقعہ واردات پر پہنچا۔ اسے بتایا گیا۔ کہ بابو صاحب پاکستان کے محکمہ تار کے ملازم تھے۔ اور انہوں نے مکان پر لکھ کر لگایا ہوا تھا۔ کہ میں مہاراجہ بہادر کا وفادار ہوں اس لئے اس واقعہ کی پوری پوری تحقیقات کرانی چاہیئے۔ ایریا کمانڈر نے بھی وزیر کو کہا کہ اس معاملہ میں ہماری بہت بدنامی ہو گی لیکن وزیر نے کہا کہ جب آپ کی ملٹری کے سپاہی بھی اس میں شامل تھے۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

چنانچہ اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس واقعہ کے بعد جس قدر مسلمان ملازم تھے پونچھ سے بھاگنے شروع ہوئے۔ کیونکہ سکھ برملا کہہ رہے تھے۔ کہ ہم کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

احباب سے نہایت دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ جناب بابو صاحب مرحوم ان کی ضعیف العمر والدہ اور بڑی اہلیہ کے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا فرماویں۔ اور جنازہ غائب ادا فرماویں۔

بابو عبد الکریم خان صاحب مرحوم کلرک پونچھ نہایت مخلص احمدی تھے۔ علاقہ میں آپ نے جماعت ہائے احمدیہ کی تنظیم کے علاوہ وسیع پیمانے پر تبلیغی کام کئے۔ جن کی بدولت بہت سے مخلص احباب جماعت میں داخل ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنی زمین پر ایک عالیشان مسجد تعمیر کی۔ جو آپ کی یادگار کے طور پر رہے گی اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ اس قدر کام کیا کرتے تھے۔ کہ آپ کی صحت پر بھی بہت اثر پڑتا تھا۔ کئی دفعہ رات کے دو دو بجے تک بیٹھ کر کام کرتے اور بہت ہی کم سوتے تھے آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور موصی بھی تھے۔ مصر کی یونیورسٹی جامعہ ازہر نے جو فتویٰ وفات مسیح کے متعلق دیا تھا وہ آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ آپ فوج میں بھرتی ہو کر گئے تھے۔ وہاں آپ نے یونیورسٹی کے اراکین کے سامنے وفات مسیح ناصری کے متعلق چند سوالات رکھے۔ اور قرآن کریم کی روشنی میں ان کے جوابات مانگے۔ جواب دینے کا کام یونیورسٹی کے چیدہ استاد محمود شلتوت کے سپرد ہوا شلتوت صاحب نے صاف طور پر مان لیا۔ کہ قرآن کریم کی روشنی میں حیات مسیح کے متعلق کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ یہ فتویٰ انہوں نے اپنے رسالے میں بھی کر دیا جس پر تمام ہندوستان کے علماء میں کہرام مچ گیا بابو صاحب سلسلہ کے عاشق تھے۔ اس لئے ہمیشہ مالی مشکلات میں مبتلا رہتے۔ آپ نے حصہ آمد کے علاوہ حصہ جائداد

بھی قسط وار ادا کرنا شروع کیا ہوا تھا۔

ہندی سنسکرت کتب کی ضرورت

جن دوستوں کے پاس ہندی اور سنسکرت کی کتب ہوں گی۔ اگر وہ چاہیں۔ تو یہ کتب چوہدری عبد الاحد صاحب بی۔ اے دفتر الفضل (ایڈیٹوریل سٹاف) میکلیگن روڈ لاہور کو پہنچا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ تبلیغی رنگ میں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

سیکرٹریان مال حلقہ ہائے جماعت احمدیہ لاہور کیلئے ضروری اعلان

سیکرٹریان حلقہ ہائے جماعت لاہور کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اتوار بتاریخ ۴ جنوری ۱۰ بجے صبح ایک اجلاس رتن باغ میں منعقد ہوگا۔ جس میں ان سب کی حاضری لازمی ہے۔ حاضری کے وقت وہ اپنے اپنے رجسٹرات مال یعنی روزنامچہ کھاتہ رسیدات وفارم بجٹ وغیرہ ہمراہ لاویں۔ حلقوں کے دوسرے کارکن یا دوست اس اعلان کو دیکھیں تو اپنے اپنے سیکرٹریان مال کو اس کی اطلاع کر دیں۔ نہایت ضروری اجلاس ہے۔ (سیکرٹری مال مرکزی جماعت احمدیہ لاہور)

گمشدہ کی تلاش

۲۲-۲۳ اگست ۴۷ء کو حبیب کہ فیض اللہ چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں مسلمان عورتیں اور بچے شہید ہوئے۔ اور بعض عورتیں اور لڑکیاں لاپتہ ہیں۔ ان میں سے ایک کا حلیہ درج ذیل ہے۔

کنیز اختر دختر محمد عبد اللہ مرحوم سکنہ تھہ غلام نبی۔ عمر ۱۳ سال۔ رنگ سفید قد تقریباً ساڑھے چار فٹ۔ سفید شلوار۔ قمیص گیروا دانت بیٹھے زرد۔ دائیاں پاؤں کمزور اس میں تھوڑا سا نقص ہے۔ اگر کسی صاحب کو یہ لڑکی ملے۔ تو جودھامل بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور یا میرے پاس مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(خاکسار عبد السلام معرفت ڈاکٹر غفور الحق صاحب احمدی طوغی روڈ۔ کوئٹہ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا محمد سرفراز خان عمر پونے چار سال بعارضہ چیچک مورخہ ۱۴/۱۲/۴۷ء کو وفات پا گیا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ اور ہمیں صبر عطا فرمائے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ سرور خان دفتر اسسٹنٹ لیبر کمشنر ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۔ میری والدہ کا ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو ملتان میں انتقال ہو گیا۔ دوست دعائے مغفرت فرماویں۔

(عبد الرحمٰن خان مولوی فاضل واقف زندگی آف [illegible])

کہاں ہیں؟

نائک محمد لطیف صاحب۔ محلہ دار الفتوح قادیان جہاں کہیں بھی ہوں اپنی خیریت سے اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ خادم سید محمود اختر متعلم ایم۔ اے کوارڈرینگل ۹۷ گورنمنٹ کالج لاہور۔

(۲) میرا لڑکا آیت اللہ احمدی عمر ۱۵ سال رنگ گورا قد لمبا مڈل تک تعلیم سکنہ سکھانندہ ضلع فیروزپور راستے میں گم ہو گیا تھا۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ (فضل الدین احمدی فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

(۳) مولوی فاضل محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ کلرک ایم ٹی ایس ڈیپو [illegible] جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے مطلع کریں۔ (ابن۔ ایچ معرفت اشرف حکیم علی ۱۱ بیلی ہوسٹل زرعی کالج لائل پور)

اعلان خیریت

مندرجہ ذیل دوستوں کو جن کے متعلق مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ سانڈھن متفکر تھے بخیریت ہیں۔ ان کے علاوہ خاکسار کو علم نہیں ہے۔

محمد اشرف صاحب ناصر متعلم مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ
(۲) نور الحق صاحب لبشیر " " " " "
(۳) کرم الدین صاحب " " " " "
(۴) نور محمد صاحب دہلوی " " " " "
(۵) غلام احمد صاحب ظہور " " " " "
(۶) قاضی محمد حنیف صاحب " " " " "
(۷) نور محمد صاحب "دیہاتی مبلغ"

"باڈی گارڈ حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی"

(خاکسار شعبان احمد نسیم ۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

ضرورت رشتہ

ایک تعلیم یافتہ برسر روزگار ۲۴-۲۵ سالہ نوجوان کے لئے جس کی پہلی بیوی دائم المریض ہے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی معمولی خواندہ بااخلاق نیک اور امور خانہ داری سے واقف ہونی چاہیئے بیوہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت این۔ اے معرفت

دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور کے پتہ پر کی جائے

پاکستان کے ادیبوں کی تمام دنیا کے ادیبوں سے اپیل

لاہور ۲ جنوری آج پاکستان کے دو سو زائد ادیبوں اور فنکاروں نے دنیا کی ہر نسل اور قوم کے ادیبوں اور فنکاروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ آزاد کشمیر فوج کے حق میں آواز بلند کریں۔ کیونکہ یہ فوج ان اغراض و مقاصد کے لئے جنگ و دو کر رہی ہے جن اغراض و مقاصد کے لئے دنیا کے تمام بڑے بڑے ادیب اور فنکار کوشاں رہے ہیں۔

اس اپیل کے الفاظ یہ ہیں "پاکستان کے تمام ادیب تمام دنیا کے ادیبوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر ان ستم رانیوں سیاہ کاریوں کے خلاف احتجاج بلند کریں۔ جو کشمیر میں اس کا حکمران ہندوستانی یونین کی مدد سے کر رہا ہے۔"

انکاری ایکٹ کے ماتحت چار گرفتاریاں

لاہور ۲ جنوری:- ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ ۳۰ دسمبر کے دن شیخ فضل احمد ایکسائز سب انسپکٹر نے پرانی انارکلی کی پولیس کی مدد سے حلقہ داتا صاحب سے چار آدمیوں کو انکاری ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا۔ دو سو روپیہ مالیت کی ممنوعہ نشہ آور اشیاء ان کے قبضہ سے برآمد ہوئیں (اب)

مویشیوں کی حفاظت کے لئے راجہ غضنفر علی کی اپیل

کراچی یکم جنوری۔ حکومت پاکستان کے وزیر پناہ گزین مسٹر غضنفر علی خاں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ پاکستان میں مویشیوں کی بہت کمی ہے۔ اس لئے صوبہ سرحد، سندھ اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کو لازم ہے کہ اس بارہ میں کوئی قانون تجویز کریں۔ آپ نے کہا کہ تبادلہ آبادی کے دوران میں مشرقی پنجاب سے اتنی مویشی نہیں آئے جتنے کہ مغربی پنجاب سے ادھر جا چکے ہیں۔ آپ نے ذمہ دار افسروں کو توجہ دلائی کہ وہ پناہ گزینوں کے کیمپوں میں جو مویشی ہیں ان کو چارہ وغیرہ خوب دیں

آپ نے کہا کہ حکومت ہند نے اطلاع دی ہے۔ کہ ریاست پٹیالہ کے نکالے ہوئے نو سو سپاہی اور ان کے متعلقین بہادر گڑھ قلعہ کے کیمپ میں محفوظ ہیں۔ ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور پورا راشن دیا جاتا ہے۔ ان کو وہاں سے لانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آپ نے اس خبر کی تردید کی کہ کرسمس کے دن لاہور کے پناہ گزینوں میں چار سو اموات ہوئیں حقیقت یہ ہے کہ یہ اموات ۲۳ سے ۲۶ دسمبر تک چیچک یا دستوں سے ہوئی ہیں صرف چند اموات نمونیہ سے ہوئیں۔ آپ نے بتایا کہ اسوقت لاہور میں کل پناہ گزینوں کی

لاریوں میں جبراً سوار ہونیوالے پولیس ملازمین کو انتباہ

شملہ یکم جنوری:- ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے پولیس کو حکماً منع کر دیا ہے۔ کہ وہ مسافروں یا موٹر گاڑیوں کو لے جانے میں لاریوں کا غیر قانونی استعمال نہ کریں۔

حکومت کے پاس متعدد بار شکائتیں پہنچی ہیں کہ لاریوں پر جب کہ وہ پہلے ہی مسافروں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں بغیر کرایہ ادا کئے محکمہ پولیس کے آدمی ان میں گھس آتے ہیں۔ (اپ)

پاکستان میں بندروں کی درآمد پر پابندی

کراچی ۲ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ حکومت پاکستان نے افریقہ، جنوبی امریکہ، نیپال، بولیویا، پیرو، برطانوی، فرانسیسی اور ڈچ گی آنا کے لئے زرد بخار سے متاثرہ علاقوں سے بندروں کی درآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے ملکوں سے بھی بندروں کی درآمد اس شرط سے مشروط کر دی گئی ہے کہ جہاں سے بندروں کو جہاز پر چڑھایا جائے۔ وہاں کی حکومت اسباب کی تصدیق کرے کہ روانگی کے پندرہ دن پہلے پندرہ دن پر ... کا کوئی اثر نہیں تھا۔

سردار شوکت حیات کے کام کی تعریف

لاہور ۲ جنوری:- ضلع لائلپور میں پناہ گزینوں کی سہولت کے لئے سردار شوکت حیات خاں نے جو کام کیا ہے۔ ضلع کے امراء و شرفا نے اس کی از حد تعریف کی ہے۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان پریس کو دیا ہے کہ سردار شوکت حیات خان کی لائلپور میں اچانک آمد پناہ گزینوں کے لئے گویا آسمانی برکت ثابت ہوئی۔ پناہ گزینوں کی بہتری کے لئے آپ نے بلا ناغہ خود دن رات کام کیا اور دوسروں نے بھی آپ کی مثال پکڑی تمام پناہ گزینوں کے لئے اب جھونپڑے بن گئے ہیں اور جن کے پاس رضائیاں نہیں تھیں انکو دی گئیں ہیں۔ اب کیمپوں میں صفائی رکھی جاتی ہے اور بیماریوں کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

سردار صاحب کے آنے سے کیمپوں کی حالت آن کی آن میں بدل گئی۔ آپ نے مزدوروں کی طرح کام کیا۔ تمام پبلک آپ کی حسن کارکردگی کی از حد ممنون ہے (اپ)

انگلستان میں سائیکلوں کی تجارت میں ترقی

لنڈن یکم جنوری پچھلے سال کی نسبت اس سال برطانیہ کی سائیکلوں کی تجارت میں بہت بڑی ترقی ہوئی ہے۔ پاکستان اور ہندوستان خریداروں میں سے اول رہے۔ ایام جنگ سے پہلے کی نسبت ان نوآبادیات نے دوگنے سائیکل خرید کئے۔

سنہ ۱۹۴۷ء میں جتنے سائیکل ہندوستان اور پاکستان کے لئے مہیا کئے گئے۔ ان کی مالیت بیس لاکھ پونڈ بتائی جاتی ہے (گلوب)

مسٹر آرتھر ہینڈرسن مشرقی ممالک کے وسیع دورے پر

کراچی یکم جنوری:- برطانوی کابینہ کے رکن مسٹر آرتھر ہینڈرسن اپنے سکرٹری اور اے ڈی سی کے ہمراہ رنگون جاتے ہوئے کراچی میں پہنچے۔ پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر اور دیگر افسران نے ہوائی اڈہ پر آپکا استقبال کیا۔ حکومت برطانیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے برما یوم آزادی میں شمولیت کے لئے رنگون جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ مشرقی ممالک کا ایک وسیع دورہ کریں گے۔ لنڈن واپس آنے سے پیشتر سنگاپور پینانگ بھی جائیں گے آپ کل صبح کلکتہ سے رنگون روانہ ہوں گے۔ (اپ)

برما ہندوستان اور برطانیہ سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے

لنڈن ۲ جنوری۔ لنڈن کا مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین ... برما ترقی اور بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ جانتا ہے کہ اس کے برطانیہ اور ہندوستان سے خوشگوار تعلقات رہیں۔ برما کی صنعت و حرفت اور زراعت میں ترقی اور بہبودی ہندوستان کی امداد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان کے رویہ میں تبدیلی ہو گئی ہے۔ برما کی ترقی کا راز اسی میں ہی ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ پیدا وار کرے اور اس کو غیر ممالک میں بھیجے۔ (گلوب)

بین الاقوامی ٹریڈ یونین کانفرنس

لنڈن یکم جنوری۔ ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونین کی کانفرنس جلدی ہی پیرس میں منعقد ہوگی خیال کیا جاتا ہے کہ جس طرح اتحادی وزراء خارجہ کی کانفرنس کی ناکامیابی کے باعث دنیا مخالف سیاسی گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے اسی طرح ٹریڈ یونین کانفرنس بھی ناکامیاب ہو گی اور اس سے مختلف ممالک صنعتی گروپوں میں تقسیم ہو جائیں گے

اس کانفرنس میں مارشل پلان کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جائے گا۔ مغربی ملکوں کی ٹریڈ یونینوں اور روس کے حامیوں کے نکتہ نگاہ میں تضاد پایا جاتا ہے (گلوب)

آسام کے قبائلیوں کا مستقبل

لنڈن یکم جنوری:- مانچسٹر گارڈین میں شائع شدہ ایک مراسلہ سے معلوم ہوا ہے کہ آسام کے قبائلی علاقوں کی ترقی کے لئے حکومت ہند آئندہ سالوں میں ایک کروڑ ۲۸ لاکھ روپے خرچ کرے گی۔ اس علاقہ میں نئی سڑکیں تعمیر کی جائینگی اور ۵۵ پرائمری سکول کھولے جائینگے۔ اخبار مذکور میں شائع شدہ ایک اور مراسلہ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ آسام کے قبائلیوں کی ترقی کی ذمہ داری حکومت برما پر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انکا طرز زندگی برما کے پہاڑی لوگوں کے طرز زندگی سے مشابہت رکھتا ہے۔ (گلوب)

ہمالی علاقہ کا ایک الگ صوبہ بنا دیا جائے

شملہ ۲ جنوری:- ریاست شملہ سٹیٹس کے عوام کا ایک سیاسی جلسہ ریاست برگوان سانگری میں منعقد ہوا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ چمبہ سے لے کر ڈھیر تک ہمالائی پہاڑی علاقہ کا ایک الگ صوبہ بنا دیا جائے۔ کیونکہ تمام علاقہ کی تمدنی اور جغرافیائی حیثیت یکساں ہونے کی وجہ سے اس کو ایک صوبہ بنایا جا سکتا ہے۔ کانفرنس میں تمام ہمالائی ریاستوں میں عوام کی ہر دلعزیز حکومتوں کے قیام کی تائید میں ایک ریزولیشن بھی پاس ہوا۔ اور ریاست ہائے شکت بنڈی۔ بلاسپور۔ ہری گڑھ وال۔ سرموتی کی خود مختارانہ پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر امور ریاست ہائے ہند کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اس معاملہ کو جلد اپنے ہاتھ میں لیں۔ (اپ)

پاکستان کی خوراک کی کمیٹی

کراچی یکم جنوری لاہور میں پاکستان کے خوراک و زراعت کے ماہرین کی کانفرنس کا اجلاس ۳ جنوری کو کراچی میں منعقد ہو گا۔ اور زراعت ... جلاس کی صدارت کے فرائض میاں افضل حسین سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی سرانجام دیں گے۔

صوبائی اور ریاستی خوراک کے محکموں کے افسران کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ (گلوب)

جنوبی افریقہ کی حکومت ہندوستانیوں کے حق میں عمداً ایذا رسانی پر تلی ہوئی ہے۔ (برناڈ شا)

مشرقی پنجاب میں مسلم اغوا شدہ عورتوں کی تعداد

مسٹر بھارگوا کا تردیدی بیان

شملہ ۲ جنوری۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا نے پریس کو بیان دیتے ہوئے اس بیان کی تردید کی جس میں سر غضنفر علی خان نے مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ مسلم عورتوں کی تعداد ۵۰ ہزار بتائی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ ۵۰ ہزار مسلم عورتیں آزاد کرا کر پاکستان بھیجی جا چکی ہیں اور یہ کل تعداد کا نصف حصہ ہے۔ در اصل ان کے اعداد و شمار کو پلٹنے سے حقیقت معلوم کی جا سکتی ہے۔ ا۔پ

پاکستانی افواج میں تین نئے بریگیڈیر میجر جنرل بنا دیئے گئے

کراچی ۲ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی مسلح افواج کو مضبوط کرنے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل بریگیڈیرز کو میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی ہے۔

این۔ اے۔ ایم۔ رضا۔ نذیر احمد۔ محمد افتخار خان۔ گویا میجر جنرل اکبر خان کو شامل کر کے اب پاکستان کے چار میجر جنرل مقرر ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل افسروں کو بریگیڈیر بنا دیا گیا ہے۔

ایچ آئی مجید کے ایم ادریس۔ الیف رحمٰن اللہ۔ محمد یوسف خان۔ محمد اعظم خان کے ایم شیخ۔ محمد بوٹے اور شیر علی خان امید ہے کہ راولپنڈی ہیڈ کوارٹرز سے ان عہدوں کی منظوری کا جلد اعلان ہو جائے گا۔

اغلباً گروپ کیپٹن محمد جنجوعہ کو جو پاکستان کی رائل ایر فورس کے سب سے سینیر افسر ہیں۔ جلد ہی ایر کمانڈر بنا دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ ایر فورس میں کمانڈر کا عہدہ فوج کے بریگیڈیر کے برابر ہوتا ہے۔ ا۔پ

ضلع شیخوپورہ میں قحط کا اندیشہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بیان

شیخوپورہ ۲ جنوری۔ شیخوپورہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع کی غذائی حالت پر ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ضلع میں آئندہ ماہ فروری میں قحط کا سخت اندیشہ ہے کیونکہ اڑھائی لاکھ پناہ گزین اس ضلع میں بسائے جا چکے ہیں۔ اور دس ہزار ابھی باقی ہیں۔ نیز بہت سا غلہ ناجائز طریقہ سے ہندوستان بھیج گیا ہے۔ صوبائی حکومت کے ضلع سے بہت زیادہ گیہوں مانگنے پر اس ضلع میں کمی ہو گئی۔ ا۔پ

جنوبی افریقہ کے سفید باشندے ابھی تک غیر مہذب ہیں۔ (برناڈ شا)

لنڈن ۲ جنوری۔ انڈین ورکرز ایسوسی ایشن کے جلسہ کے لئے مشہور برطانوی مفکر مسٹر برناڈ شا نے ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں آپ نے کہا کہ "گھیٹو لیجسلیشن" عمداً ایذا رسانی کے مترادف ہے۔ سفید افریقی باشندے درحقیقت ابھی تک غیر مہذب ہیں۔ وہ لوگ دماغی سستی اور پست خوردہ ذہنیت کا شکار ہیں۔ تجارت میں وہ بلند خیال ہندوستان سے کسی صورت میں بھی مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔

مسٹر برناڈ شا ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۵ء میں جنوبی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے کہا کہ دوسری دفعہ وہاں تعصب کا زبردست جذبہ دیکھ کر آپ کو بے انتہا حیرت ہوئی۔ بلحاظ حقیقت وہ بے خبر ہیں کہ جنوبی افریقہ کی جنگ اختتام پذیر ہے۔ رائٹر

مسٹر دیش پانڈے کی کانگرس پالیسی پر نکتہ چینی

حیدر آباد یکم جنوری۔ پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے ہندو مہا سبھا کے جنرل سیکرٹری مسٹر دیش پانڈے نے کہا کہ مہا سبھا کو پورا یقین ہے کہ اگلے انتخابات میں مشرقی پنجاب۔ مغربی یوپی۔ سی۔ پی اور بمبئی کے کچھ حصوں میں بہت سی سیٹوں پر قابض ہو جائے گی۔ کانگرس پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اب بھی وہ پرانی پالیسی پر کاربند ہے۔ سبھا کا نصب العین ہر فرد کو فوجی تربیت دینا اور ملک میں صنعت و حرفت کو ترقی دینا ہے۔ حیدر آباد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندوستان کا مستقبل اور اس کی حفاظت حیدر آباد کے یونین میں شمولیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جہاں تک سبھا کا تعلق ہے وہ یہ نہیں گوارا کر سکتی۔ کہ ریاست میں ہندوؤں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کیا جائے۔ اگر حالات میں جلد کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ تو سبھا ریاست کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور ہو جائے گی۔ گلوب

حاجیوں کا "اسلامیہ" نامی جہاز کراچی پہنچ گیا

کراچی یکم جنوری۔ "اسلامیہ" جہاز جو ۱۴۱۲ حاجیوں کو لے کر ۲۶ دسمبر کو جدہ سے روانہ ہوا تھا کراچی پہنچ گیا ہے۔ اس میں پنجاب صوبہ سرحد سندھ بلوچستان کشمیر بہاولپور اور جیپور [illegible] ریاستوں اور اس کے علاوہ افغانستان کے حاجی سوار تھے۔ ا۔پ

اجلاس میں شمولیت کے لئے آپ بے کھٹکے تشریف لائیں

لالہ بھیم سین سچر کو اطمینان دلا دیا گیا

لاہور ۲ جنوری۔ مغربی پنجاب کی کانگرس اسمبلی پارٹی کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر کو حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے یہ اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ اگر وہ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔ تو ان کی جان و مال کی حفاظت اور رہائش کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔ البتہ ان کے کھانے وغیرہ کے انتظام کے سلسلے میں کسی ہندو باورچی کا انتظام نہیں کیا جا سکے گا۔ جو لالہ صاحب کو خود اپنے ہمراہ لانا پڑے گا۔ سردار شوکت حیات نے یہ بھی بتایا کہ حکومت مشرقی پنجاب نے مسلم ممبران اسمبلی کو اجلاس میں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔

گورنر سندھ سے ہندو وفد کی ملاقات

کراچی ۲ جنوری۔ صوبہ سندھ کے ہندوؤں کے وفد نے آج مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ گورنر سندھ سے ملاقات کی اور سندھ کے حالات پر گفتگو ہوئی۔ وفد کے لیڈر سندھ ہندو پنچایت کے صدر مسٹر مکھی گوبند رام تھے۔ کراچی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بغیر اجازت نامہ کے شہر کو چھوڑنے کی ممانعت کر دی ہے۔ ا۔پ

ہندوستان میں سوشلسٹ پارٹی کے برسر اقتدار آنے کے امکانات

ڈاکٹر لوہیہ کی حکومت پر نکتہ چینی

دہلی ۲ جنوری۔ ہندوستان کے سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ نے پریس میں ایک بیان دیتے ہوئے مرکز سے نئے انتخابات کا مطالبہ کیا۔ آپ نے کہا کہ یہ بہتر ہوگا کہ اگر حکومت نئے انتخابات کے وقت عوام کو مطلع کر دیں۔ موجودہ حالات میں سوشلسٹ پارٹی کے ممبر مختلف اسمبلیوں میں کافی تعداد میں موجود ہیں اور میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ مستقبل قریب میں سوشلسٹ پارٹی برسر حکومت ہوگی۔ آپ نے کہا ملک کی موجودہ مشکلات کمی خوراک۔ پوشاک اور بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے حکومت نے تا حال کوئی نئے اقدامات نہیں کئے۔ بلکہ انہی قدیم طریقوں کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ عوام کا حق ہے کہ وہ حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ چھ ماہ یا زیادہ سے زیادہ ایک سال کے عرصہ میں یہ مشکلات دور ہو جائیں۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت ملک میں ڈاکٹروں انجینیروں اور ماہرین تعلیم کی سخت کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ پناہ گزینوں نے اپنے نام اندراج کرا دیئے ہیں۔ لیکن تا حال ان کے لئے ملازمتیں مہیا نہیں کی گئیں۔ مزدور طبقہ ابھی تک آزادی ضمیر سے محروم ہے۔ ا۔پ

— بغداد یکم جنوری۔ عراق کی فوج کے سابق انسپکٹر جنرل نے نمائندہ گلوب کو ایک بیان میں بتایا کہ عراق کے والنٹیر بہت جلد فلسطین میں داخل ہونے کے لئے شام میں جمع ہوں گے۔ انہیں شام میں ٹریننگ دی جائے گی۔ گلوب

صبح آزادی نمودار ہوتے ہی ہندوستان میں تھرا دینے والے واقعات کا ظہور

پنڈت نہرو کی تقریر

لکھنؤ ۲ جنوری۔ آج شام کو لکھنؤ میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ہندوستانی فوج کے قریباً چار ہزار افسران اور دیگر فوجیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوج کے سب سے زیادہ اہم دو کام ہیں۔ بغیر مذہب اور نسلی امتیاز کے قوم کی خدمت کرنا اور ملک کو ہر بیرونی خطرہ سے محفوظ رکھنا۔ کوئی حکومت بطریق احسن اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ اس کی رعایا اور فوج میں کامل اتحاد نہ ہو۔ آپ نے کہا کہ اب انگریز جا چکے ہیں۔ اور فوج بھی ہندوستان کے ساتھ آزاد ہو گئی ہے اور اس کو ہندوستان کی فلاح کے راستہ میں مشکلات اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے مستعد ہو جانا چاہیئے۔ صبح آزادی کے نمودار ہوتے ہی ملک میں تھرا دینے والے واقعات رونما ہوئے۔ اور حکومت کو نئے نئے مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ پس اب ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر ملک ترقی کرے تو ہم خوشحال ہوں گے۔ اگر ملک ناکام رہا ہے تو ہم نامراد رہیں گے۔ ا۔پ

— پٹنہ ۲ جنوری۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا چھبیسواں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ اور ۲۹ مارچ کو بمقام مونگھیر منعقد ہوگا۔ ا۔پ

— حیدر آباد یکم جنوری۔ مسٹر جناح کی ۷۲ ویں سالگرہ کی یادگار میں حیدر آباد میں "جناح" نام کا نیا روزنامہ جاری ہوا ہے۔ (ا۔ستان)